147560 ـ طلاق كى قسم اٹھائى كہ فلان شخص اس كے پاس ملازمت نہيں كريگا يا وہ خود نكل جائيگا

سوال

ميں نے تين طلاق كى قسم اٹھائى كہ اگر يا تو ميرا فلاں دوست دوكان پر كام كريگا، يا پھر ميں دوكان سے چلا جاؤنگا يا وہ جائيگا، اس كے بعد ميں چلا گيا، حالانكہ ميں اور ايك دوسرا شخص دوكان ميں شراك تركھتے ہيں، برائے مہربانى مجھے درج ذيل سوالات كا جواب ديں:

1 ـ كيا طلاق كى نيت سے غصہ كى حالت ميں طلاق صحيح ہوتى ہے يا نہيں ؟

2 ـ كيا تين طلاق شمار ہونگى يا كہ ايك ہى طلاق ؟

3 ـ اور اگر اسے طلاق شمار نہيں كيا جائيگا تو كيا اس كا كفارہ ادا كرنا ہوگا ؟

4 ـ جناب مولانا صاحب ميں كيا كروں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جس كسى شخص نے بھى طلاق دينے كے مقصد سے طلاق كى قسم اٹھائى تو قسم ٹوٹنے كى صورت ميں طلاق واقع ہو جائيگى، اس پر سب علماء كا اتفاق ہے.

اور اگر غصہ كى حالت ميں ہو تو اس ميں تفصيل پائى جاتى ہے، اس كا تفصيلى بيان سوال نمبر (96194) اور (22034) كے جوابات ميں ہوا ہے، آپ اس كا مطالعہ كريں.

اور اگر طلاق كے مقصد كے بغير قسم اٹھائى جائے، اور اس سے اپنے آپ يا كسى دوسرے كو كسى كام كى ترغيب دلانا يا اپنے آپ يا كسى دوسرے كو روكنا مقصود ہو، تو يہ قسم كے حكم ميں آتا ہے، قسم ٹوٹنے كى صورت ميں قسم كا كفارہ ادا كرنا ہوگا، اور اس سے طلاق واقع نہيں ہوگى.

دوم:

ايك ہى مجلس ميں اور الفاظ ميں تين طلاق بولنے سے ايك ہى طلاق واقع ہوگى، راجح قول يہى ہے، اس كى تفصيل آپ سوال نمبر (96194) ميں ديكھ سكتے ہيں.

اس بنا پر اگر آپ نے اپنی قسم سے طلاق مراد لی تھی اور آپ كا غصہ بھی اس قسم میں شامل نہیں ہوتا جو طلاق واقع ہونے میں مانع ہو تو آپ دونوں كا ایك ہی دوكان میں رہنے سے ایك طلاق واقع ہو جائیگی.

لیكن اگر وہ دوكان سے چلا گیا، یا پھر آپ چلے گئے تو كچھ لازم نہیں آئیگا.

انسان كو طلاق كے الفاظ ایسی جگہ استعمال كرنے سے گریز كرنا چاہیے جہاں وہ استعمال نہیں كیے جاتے، اور اسے اللہ كی حدود كا پاس كرنا چاہیے، تا كہ اپنے گھر كی بھی حفاظت ہو اور خاندان كی بھی.

واللہ اعلم .